یہ ہے میرا وطن

======فقیہ اعظم کی سرزمین پر فقیہ اعظم ہند کا عرس

مبارک حسین مصباحی

الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے سابق صدر شعبۂ افتا فقیہ اعظم ہند شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کی قبر مبارک گھوسی ضلع مئو میں ہیں۔ ۶ر صفر ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۲ر جنوری ۲۰۱۰ء کو اسی مقام پر شارح بخاری کا دسواں عرس منعقد ہوا اور بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ قصبہ گھوسی چند سال پہلے تک ضلع اعظم گڑھ میں تھا اس لیے وہاں کے علما اور اہلِ شعر وادب اپنے نام کے ساتھ ''اعظمی'' لکھتے ہیں۔ گھوسی کی سرزمین کو ''مدینۃ العلماء'' بھی کہا جاتا ہے۔ ایک سے ایک یگانۂ روزگار اس خاک سے اٹھے اور شہرۂ آفاق ہوئے۔ صدر الشریعہ فقیہ اعظم علامہ امجد علی اعظمی، علامہ غلام جیلانی اعظمی، علامہ غلام یزدانی اعظمی، علامہ عبد المصطفیٰ ازہری، علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی جیسے اہلِ علم وفضل اسی سرزمین کی یادگار ہیں۔ اب مدرسہ شمس العلوم گھوسی کی مسندِ مشیخیت پر بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی مدظلہ العالی اس علمی روایت کی آبرو ہیں۔ ان اکابر علما ومشائخ کے علاوہ بھی علما اور اہلِ فکر وقلم کی ایک کہکشاں ہے جن کی اختر شماری کی یہاں گنجائش نہیں۔ اس آبادی کو بلاشبہہ مدینۃ العلما ہونے کا افتخار حاصل ہے۔ قریب دو دہائیوں سے اس آبادی کی خاص توجہ تعلیم نسواں پر مرکوز ہو گئی ہے۔ حالیہ سروے کے مطابق اب یہاں علما سے زیادہ عالمات ہیں۔ مقام مسرت ہے کہ فاضلاتِ گھوسی کی ایک بڑی تعداد ملک کے مختلف گوشوں میں تدریس وتبلیغ کی خدمات انجام دے رہی ہے۔ بدلتے حالات کے پیشِ نظر زبان وادب میں الفاظ واصطلاحات بھی بدلتے رہتے ہیں۔ اگر ڈاکٹر شکیل اعظمی کو کوئی اعتراض نہ ہو تو ہماری سفارش یہ ہے کہ اب گھوسی کو ''مدینۃ العلما'' کے بجائے ''مدینۃ العالمات'' کہا اور لکھا جائے تو بہتر ہے۔ اس طرح اپنے اس وصفِ خاص کی وجہ سے یہ منفرد وممتاز آبادی ہوگی اور پورے ملک میں اپنی مثال آپ ہوگی۔ کم از کم گھوسی کی عالمات وفاضلات تو میری اس رائے کی تائید ضرور فرمائیں گی۔

عرسِ شارحِ بخاری کے بھرپور اہتمام کے لیے صاحبِ سجادہ مولانا حافظ حمید الحق مصباحی، محترم ڈاکٹر محب الحق قادری اور ان کے برادران ومعاونین مبارک باد کے مستحق ہیں۔ زائرین علما کا عام تاثر ہے کہ گزشتہ دو تین برسوں کے مقابل امسال اسٹیج کا ماحول علمی اور سنجیدہ رہا۔ اہم خطبا میں مولانا عبد الحق رضوی، مولانا مسعود احمد برکاتی اور مولانا غلام محی الدین سبحانی کے نام نمایاں ہیں۔ بعض ذمہ دارانِ عرس سے معلوم ہوا کہ مدنی چینل کراچی کئی روز سے عرسِ شارحِ بخاری کا اعلان نشر کر رہا ہے۔ انھیں سے معلوم ہوا کہ امسال مدنی چینل عرس کے روحانی مناظر اور خطبات بھی نشر کرے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے قابلِ فخر فرزند اور صدر شعبۂ افتا کی حیثیت سے شارحِ بخاری کی شخصیت برصغیر میں محتاجِ تعارف نہیں، فکرِ رضا اور تحریکِ اشرفیہ کے تحفظ وفروغ میں آپ کی خدمات آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ آپ کی نظر فقہ حنفی کے ذخائر کے ساتھ حالات کی بدلتی نبض پر بھی رہتی تھی۔ اسی لیے آپ کے فتاویٰ میں تفہیمی اور شعوری مضامین کی فراوانی نظر آتی ہے۔ جدید فروعی مسائل کے حوالے سے آپ اکثر فرماتے تھے، جن فتاویٰ پر دو چار فی صد عمل کرنے والے بھی نہ ہوں ایسے فتاوے صادر کرنے سے کیا نتیجہ ہے۔ فقہ و حدیث میں آپ کا علمی قد مینارۂ اعتماد تھا۔ اسی لیے خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ نے آپ کو فقیہ اعظم ہند کا خطاب دیا۔ شارحِ بخاری کے عرسِ چہلم میں قائدِ اہلِ سنت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا۔ اب اشخاص و افراد کے ساتھ بے جا القاب و خطابات نے اپنی معنویت کھو دی ہے۔ شخصیت کی شناخت اپنی خدمات کے حوالے سے ہوتی ہے نہ کہ القاب وخطابات کی بھرمار سے۔ لفظ ''شارحِ بخاری'' ایک ایسا خطاب ہے جو حضرت مفتی صاحب کی عظیم علمی خدمت کا پتہ دیتا ہے۔ اس خطاب کو ''نزہۃ القاری شرح بخاری'' جیسی علمی خدمت کے بغیر نہ دیا جا سکتا ہے اور نہ لیا جا سکتا ہے۔ حضرت قائدِ اہلِ سنت نے اپنے مخصوص لب ولہجہ میں فرمایا تھا کہ ''شارحِ بخاری'' اب مفتی صاحب کے نام کا جزو لاینفک بن

گیا ہے۔ دیگر علمی خدمات سے قطع نظر ان کے بلند علمی مقام کو بتانے کے لیے صرف ”شارح بخاری“ کہہ دینا کافی ہے۔

حضرت شارحِ بخاری فقہی اور استدلالی اسلوب کے نثر نگار تھے، اس کے باوجود ان کی تحریریں عام فہم، سادہ اور رواں ہوتی تھیں۔ ایک بار خانقاہ برکاتیہ کے سجادہ نشین امینِ ملت ڈاکٹر سید محمد امین میاں جامعہ اشرفیہ تشریف لائے۔ دفتر ماہ نامہ اشرفیہ میں ذکر چھڑ گیا ”صدر الشریعہ نمبر“ کا۔ آپ نے فرمایا: ماہ نامہ اشرفیہ کے صدر الشریعہ نمبر میں ہمارے مفتی صاحب کا مضمون بڑا وقیع ہے۔ یہ مضمون وافر معلومات کے ساتھ اردو نثر کا بھی شاہ کار ہے۔ رواں دواں نثر پڑھتے ہوئے یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ یہ کسی مفتی کا اثر خامہ ہے۔

عرسِ شارحِ بخاری کے اجلاسِ عام میں عزیز ملت علامہ شاہ عبد الحفیظ سربراہِ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ نے نئی کتاب ”تہتّر میں ایک“ کا رسم اجرا فرمایا۔ یہ کتاب جناب اشتیاق احمد شافعی شریفی کی ترتیب ہے جس میں ناجی وناری فرقوں کے حوالے سے اکابر علما کی تحریریں جمع کی گئی ہیں۔ اس موقع پر ”سہ ماہی امام احمد رضا میگزین“ سدھارتھ نگر اور ”ماہ نامہ پیغام شافعی“ کوکن کی بھی رسم رونمائی ادا کی گئی۔

بعد نمازِ مغرب جناب ڈاکٹر شکیل اعظمی کے دانش کدے پر تنظیم ابنائے اشرفیہ کی مخصوص میٹنگ ہوئی، جس کی صدارت صدر تنظیم عزیز ملت مدظلہ العالی نے فرمائی۔ اس خصوصی میٹنگ میں ان حضرات نے شرکت فرمائی، حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صدر آل انڈیا مدرسہ کو آرڈی نیشن کمیٹی، حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی، ناظم مجلسِ شرعی، جناب ڈاکٹر شکیل اعظمی مشیر اعلیٰ تنظیم ابنائے اشرفیہ مفتی زاہد علی سلامی، سکریٹری تنظیم، مولانا عسجد رضا مصباحی، مولانا کمال الدین اعظمی، میٹنگ میں اہلِ سنت کے موجودہ مسائل پر غور کیا گیا۔ اس میٹنگ کے لیے راقم نے کچھ تجاویز نوٹ کی تھیں، میٹنگ کے شرکا نے ان تجاویز پر حرفِ تصدیق ثبت کرتے ہوئے یہ طے کیا کہ عرسِ شارحِ بخاری کے اجلاسِ عام میں ان تجاویز کو مفتی زاہد علی سلامی پیش کریں اور علما اور عوام کی اجتماعی تائیدات کے بعد اخبارات ورسائل کو جاری کی جائیں۔

اجلاسِ عام میں ہم نے علمائے اہلِ سنت کی دینی اور ملی خدمات کے حوالے سے خطاب کیا، تجاویز کے پس منظر و پیش منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے ہم نے کہا، آزادی اور تقسیم وطن کے بعد علمائے اہلِ سنت بوجوہ تحفظ ودفاع کے محاذ پر رہے۔ اب جب کہ ملکی سطح پر مٹھی بھر غیر اہلِ سنت نے یہ کہنا اور لکھنا شروع کر دیا ہے کہ وہی ہندوستانی مسلمانوں کے قائد ورہ نما ہیں، عوامی اور سیاسی رجحان بھی ان کی جانب بڑھنے لگا ہے۔ ان حالات کے پیشِ نظر اب حساس علما اور مشائخ نے ملی مسائل کی جانب پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ اپنے مخفی مفادات کے تحفظ کے لیے جب علمائے دیوبند نے مدرسہ بورڈ کی شدید مخالفت کی تو علمائے اہلِ سنت اس کی مشروط حمایت میں متحد ہو گئے۔ اس تحریک کو آگے بڑھانے کے لیے پہلے تنظیم ابنائے اشرفیہ کے صدر حضرت عزیز ملت کی قیادت میں ایک وفد نے مرکزی وزیرِ تعلیم سے ملاقات کی اور اس کے بعد آل انڈیا مدرسہ کو آرڈی نیشن کمیٹی کے سرپرست حضرت امینِ ملت مارہروی کی قیادت میں ایک وفد نے ملاقات کی اور ان کے جاری کردہ مدرسہ ایکٹ میں ترمیمات واصلاحات بھی انھیں پیش کیں۔ وزیر تعلیم کپل سبل نے دونوں ہی وفود سے علما کی اصلاحات کے مطابق مدرسہ بورڈ کی تشکیل کا یقین دلایا، مگر افسوس تادمِ تحریر مرکزی حکومت کی جانب سے کسی پیش رفت کا علم نہیں ہو سکا۔

مفتی زاہد علی سلامی نے عرسِ شارحِ بخاری کے بھرے اجلاس میں تجاویز پڑھ کر سنائیں اور عوام اور علما نے پرزور انداز میں ہاتھ اٹھا اٹھا کر تائید کی۔ منظور شدہ قرار دادیں ذیل میں ملاحظہ کیجیے:

❶ —— ۱۲/ جنوری ۲۰۱۰ء کو تباہ کن زلزلے سے ہیتی میں لگ بھگ دو لاکھ افراد کے جانی نقصان کی خبر ہے۔ ملبوں اور سڑتی لاشوں کے درمیان غموں اور زخموں سے چور عام زندگی انتہائی کس مپرسی سے دوچار ہے۔ لاکھوں لوگ عارضی خیموں میں دواؤں اور غذاؤں کے سخت محتاج ہیں۔ ملک میں ڈاکٹروں، سرجنوں اور دواؤں کی سخت قلّت ہے۔ علمائے اہلِ سنت زلزلے سے متاثر لوگوں کے ساتھ اظہارِ ہم دردی کرتے ہیں اور اس مصیبت کی گھڑی میں ہندوستان سمیت تمام ملکوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہیتی کے پریشان حال لوگوں کی ہر ممکن مدد کریں اور انسانی ہم دردی کا عملی مظاہرہ کریں۔

❷ —— غزہ پٹی کی اسرائیلیوں کی لگاتار ناکہ بندی سے دس لاکھ چالیس ہزار فلسطینیوں کی جان سخت خطرے میں ہے۔ اقوامِ متحدہ کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی دستوں کے ذریعہ گزشتہ برس کیا گیا آپریشن میں غزہ کے ستائیس میں سے پندرہ اسپتالوں کو منہدم کر دیا گیا تھا اور ۱۱۰/ پرائمری ہیلتھ سینٹروں میں سے ۴۳/ تباہ ہو گئے تھے۔ مسلسل ناکہ بندی سے نہ جدید اسپتالوں کی تعمیر ممکن ہے اور نہ دواؤں اور غذاؤں کی در

آمد ہو پا رہی ہے۔ اسرائیلی حکومت نے غزہ پٹی سے آمد و رفت کے تین راستے پہلے ہی بند کر رکھے تھے، لے دے کے صرف ایک شارحِ رفح ہی ایک راستہ باقی رہ گیا تھا۔ مگر افسوس اب مصری حکومت نے اس راستے کو بھی بند کر کے انھیں غزہ میں محصور کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ باہر سے آنے والے امدادی قافلوں میں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں کی بھی بڑی تعداد ہوتی ہے جو پریشان حال فلسطینیوں کو دوائیں اور غذائیں پہنچانا چاہتے ہیں۔ لیکن افسوس پڑوسی ملک مصر ان کی راہ میں رُکاوٹ بنا ہوا ہے۔ مصری حکومت کا یہ اقدام انسانیت کی تذلیل کے مترادف ہے۔ جس سے پندرہ لاکھ فلسطینی عوام اپنی زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم ہو رہے ہیں۔ علمائے اہل سنت کا یہ اجلاس فلسطینی عوام کی اس دردناک صورتِ حال پر اپنے غم کا اظہار کرتا ہے اور اسی کے ساتھ عالمِ عرب کی خاموشی کو بھی مجرمانہ قرار دیتا ہے۔ علمائے اہلِ سنت حکومتِ ہند سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اسرائیلی دہشت گردی اور مصری حکومت کی غیر انسانی پیش قدمی کے خلاف اثر انگیز آواز اٹھائے۔

③ — علمائے اہلِ سنت نے سچر کمیٹی اور رنگاناتھ کمیشن رپورٹ کی روشنی میں کہا کہ اب یہ بات دو دو چار کی طرح ملک بھر میں عیاں ہو چکی ہے کہ تعلیمی اور اقتصادی حیثیت سے ہندوستانی مسلمان انتہائی پس ماندہ ہیں۔ سر دست اس پس ماندگی کا واحد علاج یہی ہے کہ رنگاناتھ مشرا کمیشن کی سفارشات کے مطابق حکومتِ ہند جلد از جلد مسلم ریزرویشن کا نظم کرے۔ اسی کے ساتھ علمائے اہلِ سنت نے ہندوستانی مسلمانوں سے بھی پرزور اپیل کی کہ تعلیم اور تجارت کے میدان میں وہ مسلسل پیش قدمی کریں۔ تعلیم کے بغیر ریزرویشن کا بھی کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو گا۔

④ — مرکزی مدرسہ بورڈ کی مشروط حمایت میں اب ملک کے ۸۰ رفی صد مسلمان متحد ہو چکے ہیں۔ بورڈ کی تشکیل کے سلسلے میں اگر مرکزی حکومت کی نیت صاف ہے تو وہ اولین فرصت میں اس کے قیام کو یقینی بنائے۔ علمائے اہلِ سنت مدارسِ اہلِ سنت کے ذمہ داروں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مدرسہ بورڈ کی حمایت میں ملک گیر تحریک شروع کر دیں۔ جلسوں اور عرسوں میں اس کی حمایت میں بیان جاری کریں اور جگہ جگہ پریس کانفرنس کر کے بورڈ کی تشکیل کے لیے حکومت سے مطالبہ کریں۔ علمائے اہلِ سنت نے کہا ہے کہ ملک میں جو چند لوگ اس کی مخالفت کر رہے ہیں اس کی اصل وجہ حکومتی امداد کا انکار نہیں بلکہ انھیں اپنے درونِ خانہ کے بے نقاب ہونے کا خطرہ پریشان کیے ہوئے ہے، جب کہ مدارسِ اہلِ سنت کی پوزیشن آئینہ کی طرح صاف ستھری ہے۔ وہ ابتدا ہی سے امن و شانتی کے داعی اور دہشت گردی کے شدید مخالف ہیں۔

⑤ — علمائے اہلِ سنت نے اپنے بیان میں کہا کہ دہشت گردی ملک اور مذہب کے لیے یکساں خطرہ ہے۔ دہشت گرد کسی بھی ملک اور کسی بھی مذہب کا ہو اس کو قرار واقعی سزا ملنا چاہیے، مگر ادھر چند برسوں سے ہمارے ملک میں عام مسلم نوجوانوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے اور ملک بھر میں فرضی انکاؤنٹر کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ یہ روش انتہائی افسوس ناک ہے۔ علمائے اہلِ سنت صوبائی اور مرکزی حکومتوں سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمہوری قدروں کی حفاظت کریں اور مسلمانوں کے ساتھ سوتیلے سلوک سے اجتناب کریں۔

علما و مشائخ اور دانش ورانِ ملت کے تائیدی دستخط حسب ذیل ہیں:

① - عبد الحفیظ عفی عنہ، سربراہِ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور ② - محمد احمد مصباحی صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ ③ - محمد نظام الدین رضوی، صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ ④ - شکیل احمد اعظمی، رکن مجلس شوریٰ جامعہ اشرفیہ ⑤ - عبد الحق رضوی، بانی و مہتمم دار العلوم قادریہ گونڈہ ⑥ - عبد الرحمن مصباحی، شیخ الحدیث جامعہ امجدیہ گھوسی ⑦ - آلِ مصطفیٰ مصباحی، استاذ و مفتی دار العلوم امجدیہ گھوسی ⑧ - شمشاد احمد مصباحی، استاذ و مفتی دار العلوم امجدیہ گھوسی ⑨ - حمید الحق برکاتی، صاحبِ سجادہ خانقاہ شریفیہ، گھوسی ⑩ - نعیم الدین عزیزی استاذ جامعہ اشرفیہ ⑪ - بدر عالم مصباحی، استاذ و مفتی جامعہ اشرفیہ ⑫ - عبد المبین نعمانی مہتمم دار العلوم قادریہ چریاکوٹ ⑬ - محمد نسیم مصباحی، استاذ و مفتی جامعہ اشرفیہ ⑭ - غلام محی الدین سبحانی، گونڈہ ⑮ - اختر کمال قادری، استاذ جامعہ اشرفیہ ⑯ - مسعود احمد برکاتی، امریکہ ⑰ - ڈاکٹر محب الحق قادری، ڈائریکٹر دائرۃ البرکات، گھوسی ⑱ - محمد عالم گیر اشرف مصباحی، جامعہ امجدیہ، گھوسی ⑲ - سراج احمد چشتی، خطیب و امام ممبئ ⑳ - طیش محمد شریفی، دھول پور، راجستھان ㉑ - وصال احمد اعظمی، گھوسی ㉒ - مرتضیٰ نعیمی استاذ دار العلوم قادریہ گونڈہ ㉓ - مرغوب احمد مصباحی، ادری، مئو ㉔ - بدر عالم اعظمی مصباحی اعظم گڑھ ㉕ - ظہیر الحق قادری، ممبئ ㉖ - اشفاق احمد شافعی، کوکن ㉗ - صاحب علی مدیر سہ ماہی امام احمد رضا میگزین، سدھارتھ نگر۔ ㉘ - عرش محمد صدر المدرسین مدرسہ ضیاء العلوم ادری۔ ㉙ - سراج الدین شمسی، نمائندہ راشٹریہ سہارا، گورکھپور ㉚ - عسجد رضا مصباحی، بنارس۔